حافظ لدھیانوی

حمد

جو ہے معبود زمانے کا وہ تنہا تو ہے
جو کہ رزّاق ہے خالق ہے وہ یکتا تو ہے

تیری عظمت کے ترانوں سے ہے عالم معمور
دونوں عالم میں ہے جس ذات کا چرچا تو ہے

اک تری ذات زمانے میں ہے حیّ و قیّوم
نور ہے ارض و سماوات میں جس کا تو ہے

جو ہے مقصودِ دو عالم ہے وہ اک ذات تری
جس کی رہتی ہے ہر اک دل کو تمنّا تو ہے

ہے ترے علم میں آفاق کا ذرّہ ذرّہ
راز سینوں کا ہے جو جاننے والا تو ہے

شب کی تنہائی میں کرتا ہوں میں تجھ سے باتیں
جس کا ہر سمت نظر آتا ہے جلوا تو ہے

ہر زباں پر ہے تری حمد ترانے تیرے
جس کی مدحت میں ہے مصروف زمانہ تو ہے

فکر محدود بھلا کیا تری توصیف کرے
جس کی قدرت کا نہیں کوئی کنارا تو ہے

بے طلب کرتا ہے ہر ایک کی حاجت پوری
جس سے شرماتا نہیں مانگنے والا تو ہے

بزمِ عالم کی ہے خلّاق تری ذاتِ کریم
جو ہر ایک کو دیتا ہے وہ داتا تو ہے

ہے ترے قبضۂ قدرت میں نظامِ عالم
خوف جس کا ہے سرِ حشر وہ آقا تو ہے

اس کے اشعار میں ہے تیری ثنا کی خوشبو
فکرِ حافظ میں رہا جس کا اُجالا تو ہے